

## تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

مجموع الاولیہ

الوقت المحدد

للاث ساعا

لصحيح البخارى

الملاحظة: اجب عن ثلثة اسئلة فقط .

السؤال الاول: اول ما بدء به رسول الله صلى الله عليه وسلم من الوحي النبوي الصالحة لى النوم فكان لا يرى رؤيا الا جاءت مثل فلق الصبح ثم حب اهله وكان يخلو بغار حراء فيتحنث فيه .

(الف) حديث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) وحی کا لغوی و شرعی معنی اور انبیاء کرام کے حق میں وحی کی اقسام پر رقم کریں؟

السؤال الثانى: ان ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم اعتقت وليدة لها فلان لها لو وصلت بعض اخوالك كان اعظم لا جرك .

(الف) ترجمہ کریں و در خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق کریں؟

(ب) العائد فى هبة كالعائد فى قينه و قال لبس لنا مثل السوء الذى يعود فى هبة كالكلب

مبارت کی وضاحت کرتے ہوئے رجوع کا حکم بیان کریں؟

(ج) عمروی کا لغوی و شرعی معنی بیان کرتے ہوئے حکم بیان کریں؟

السؤال الثالث: خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم على قوم من اسلم يتحدون بالسوق فقال ارموا بنى اسماعيل فان انا کم كان راعيا و انا مع بنى فلان لاحد اخر فبحى فامسكوا بايديهم قال فقال ما لهم قالوا و كيف نرمى و انت مع بنى فلان قال ارموا انا معكم كلکم .

(الف) حديث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب بخاری شریف کی احادیث کی روشنی میں لکھیں؟

(ج) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب لکھیں؟

السؤال الرابع: (الف) نفاک صحابہ رضی اللہ عنہم احادیث صحیحہ کی روشنی میں تحریر کریں؟

پیشکش (مل شدہ پرچہ جات)  
 سیدنا راج مطہرات رضی اللہ عنہن کی تعداد اور اسماء لکھیں؟  
 علی اللہ علیہ وسلم کا مصداق پروردگم کریں؟  
 ☆☆☆

## درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الاولى: لصحيح البخاري

الملاحظة: اجب عن ثلاثة اسئلة فقط .

سوال الاول: اَوَّلُ مَا تَلَّاهُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرَّؤْيَا  
 فَالْبَيْتُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْهُ مِنْهُ فَلَقِيَ الصُّبْحَ ثُمَّ خَبَتْ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ  
 فَيَنْفَلُو بِقَارِ حِرَاءٍ لَيْسَتْ خَيْلٌ فِيهِ .

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) وحی کا لغوی و شری معنی اور انبیاء کرام کے حق میں وحی کی اقسام پر و قلم کریں؟

یاد بات: (الف) مذکورہ حدیث مبارکہ پر اعراب:

اعراب سہولت میں لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتداء ایک (سچے) خوابوں سے ہوئی۔ آپ جو بھی بات  
 سوچتے ہیں روشن کی طرح اس کی تعبیر ظاہر ہو جاتی۔ پھر آپ کے دل میں گوشہ نشینی/خلوت کی محبت ڈال  
 دیا۔ آپ خلوت کے لیے غار حرا چلے جاتے اور عبادت میں مشغول رہتے۔

(ب) وحی کا لغوی معنی:

وحی کا لغوی معنی "لکھنا" "اشارہ کرنا" "الہام اور" "کلام مخفی" ہے۔

اصطلاحی معنی: وحی ان کلمات الہیہ کو کہتے ہیں جن کو اللہ اپنے انبیاء اور اولیاء کی طرف القا فرماتا  
 ہے۔ ہاتھ یا تو اس فرشتے کے واسطے سے آتا ہے، جو دکھائی دے اور اس کا کلام سنائی دے یا بغیر مشاہدہ  
 سن کر کلام سنائی دے یا نبی کے دل میں کوئی بات ڈال دی جائے۔

نبیاء کے حق میں وحی کی اقسام:

نبیاء کرام کے حق میں وحی کی اقسام مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ قدیم کلام کا سننا بغیر کسی واسطے کے۔  
 ۲۔ بذریعہ فرشتہ اللہ کا پیغام آنا



السؤال الخامس ان مسمومة روح النبي صلى الله عليه وسلم اعطيت وصية لها فقال لها  
لو وصلت بعض احوالك كان اعظم لا حركتك .

(الف) ترجمہ کریں اور وہ شہادت کی صر فی تحقیق کریں؟

(ب) البعائد لی سے کیا بعد لی کہنے والی کس کا مثل السوء الذی يعود فی سے  
کالکتاب

مہارت کی وضاحت کرتے ہوئے رجوع کا حکم بیان کریں؟

(ج) عمروی کا لغوی اور فقہی بیان کرتے ہوئے حکم بیان کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ حدیث:

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنی لونڈی کو آزاد کر دیا تو آپ نے اس سے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ارشاد فرمایا اگر تم یہ لونڈی اپنے کسی ناموں کو رسد میں تو تمہارے لیے بدو اور اذیت ہوگی۔

خط کشیدہ و گھمات کی صر فی تحقیق:

اعطيت: میری وصیت نہ کہ اس کے معنی معلوم ہوتی حریر فی الزیاد فعال۔

وصلت: صیغہ واحد مؤنث ماضی فعل ماضی معلوم مثال وادی از باب خبرت بظہر۔

اعطت: صیغہ واحد مذکر ماضی تفعیل۔

(ب) مذکورہ عبارت کی وضاحت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ”جب میں رجوع کرنے والا ہوں کی مانند ہے جو نئے کپڑے  
پاٹ لے۔ پس رجوع (واپس لینا) کرنے والا ہوں کے لیے اس سے نرمی کوئی مثال نہیں پس صر فی  
کتا اپنی سے پاٹ لیتا ہے۔“ ان احادیث میں پس واپس لینے کی نہ مت بیان کی گئی ہے کہ پس ہے اصل  
مقصد باہم محبت بڑھانا اور نیکی ہے۔ جبکہ واپس لینے یا رجوع کرنے کے سبب یہ مقصد فوت ہو جاتا ہے۔  
اس کے علاوہ ایسا کرنے سے مہو ہونے کی دل آزاری ہوتی ہے۔

رجوع کا حکم:

پس کی ہوئی چیز واپس نہ لینا بہتر ہے، اگر مجبوری لاحق ہو جائے تو واپس لینے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ  
وہ مہو ہونے کے پاس اس حالت میں موجود ہو۔ پس کی ہوئی چیز مہو ہونے کی تک ہو جاتی ہے۔

(ج) عمری:





کے نزدیک نبوت کے اعلان سے ایک سال قبل اور ایک روایت کے مطابق پانچ سال قبل پیدا ہوئیں۔ آپ کی شادی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور آپ کے حکم مبارک سے ان کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ آپ کا وصال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے چھ ماہ بعد 3 رمضان المبارک 11ھ میں ہوا۔

آپ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے ارشادات ہیں جو درج ذیل ہیں:

- ۱- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قاطرہ جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔
- ۲- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قاطرہ میرے گوشت (جگر) کا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا، اس نے مجھے ناراض کیا۔
- ۳- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قاطرہ سیدۃ نساء العالمین ہیں (تمام جہاں کی عورتوں کی سردار)۔

### (ج) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب مبارک:

آپ کا نسب مبارک درج ذیل ہے: محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن معصر بن نزار بن معد بن عدنان۔

السوال الرابع (الف) فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم احادیث صحیحہ کی روشنی میں تحریر کریں؟

(ب) ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی تعداد اور اسما لکھیں؟

(ج) اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مصداق سپرد رقم کریں؟

### جوابات: (الف) فضائل صحابہ کرام:

صحابہ کرام کے فضائل سے متعلق متعدد احادیث مروی ہیں:

- ۱- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو میرے صحابہ کو برا بھلا کہے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔
- ۲- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ کو برا بھلا نہ کہو، اس ذات کی قسم جس کے بقدر قدرت میں میری (محمد) جان ہے۔ اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ جتنا سوا خرقہ کرے/خیرات کرے تو ان کے ایک مد (ایک میر) خیرات کرنے کے برابر بلکہ آدھا خیرات کرنے کے برابر نہیں ہو سکتا۔
- ۳- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں، پس تم ان میں سے جس

کی ضروری کرو گے ہدایت پاؤ گے۔  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہماری امت میں ہمارے صحابہ کی مثال ایسے ہے جیسے  
 کمانے میں نیک، طعام نیک کے بغیر مزیدار نہیں ہوتا۔  
 کمانے میں نیک، طعام نیک ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس مسلمان کو آگ نہ  
 حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری زیارت کرنے والوں کی زیارت کی۔  
 چوئے گی جس نے میری زیارت کی اور جس نے میری زیارت کرو، وہ تمہارے نیک ترین لوگوں میں سے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کی عزت کرو، وہ تمہارے نیک ترین لوگوں میں سے  
 پھر وہ جوان کے ساتھ متصل ہیں، پھر وہ جوان کے ساتھ متصل ہیں۔  
 ان کے علاوہ اور بہت سے فضائل احادیث میں وارد ہیں۔

### (ب) ازواج مطہرات کی تعداد و اسمائے مبارک:

ازواج مطہرات کی تعداد اور ان کے نکاحوں کی ترتیب میں اختلاف پایا جاتا ہے لیکن گیارہ پر سب کا  
 اتفاق ہے ازواج مطہرات کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:  
 ۱۔ حضرت خدیجہ بنت خویلد ۲۔ حضرت عائشہ بنت ابوبکر صدیق  
 ۳۔ حضرت حفصہ بنت عمر فاروق ۴۔ حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان  
 ۵۔ حضرت ام سلمہ بنت ابوامیہ ۶۔ حضرت سودہ بنت زمعہ  
 ۷۔ حضرت زینب بنت جحش ۸۔ حضرت میمونہ بنت حارث  
 ۹۔ حضرت زینب بنت خزیمہ ۱۰۔ حضرت صفینہ بنت جحی  
 ۱۱۔ حضرت مایہ بنت قیس رضی اللہ عنہا۔

### (ج) اہل بیت کا مصداق:

اہل بیت سے مراد نبی علیہ السلام کی ازواج مطہرات اور حضرت فاطمہ اور ان کی اولاد ہیں۔



## تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات ۲۰۲۴ء/۱۴۴۵ھ

مجموع الارقام

۱۰۰

الورقة الثانية:

لصحيح مسلم

الوقت المحدد

ثلاث ساعات

الملاحظة: اجب عن ثلاثة اسئلة فقط .

السؤال الاول: عن ابي هريرة رضى الله عنه قال: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَلُونِي، فَيُهَايَهُنَّ أَنْ يَسْأَلُوهُ، قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ، فَجَلَسَ عِنْدَ كَتِفِهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: لَا تَشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا وَتَقِمْ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِ الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: أَنْ تُوْمِنَ بِاللَّهِ، وَبِمَلَائِكَتِهِ، وَبِكُتُبِهِ، وَبِرُسُلِهِ، وَتُوْمِنَ بِالْبَعْثِ، وَتُوْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ، قَالَ: صَدَقْتَ .  
(الف) اعراب لگا کر سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) آنے والے ”رجل“ کا نام بتائیں نیز مذکورہ حدیث کی روشنی میں پانچ علامات قیامت لکھیں؟

السؤال الثاني: عن ابي سعيد الخدري، في حديثه هذا: ان انا سامن عبد القيس قدموا على رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: مَرْنَا بِأَمْرِ نَاصِرٍ بِهِ مِنْ وَرَاءِ نَا، وَلَدْخَلْنَا بِهِ الْجَنَّةَ إِذَا لَحْنُ أَخْدَانَا بِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرُكُمْ بَارِعٌ، وَإِنِّهَا كَمِ عَنْ أَرْبَعٍ: عِبَادُوا اللَّهَ وَلَا تَشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَاقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَآتُوا الزَّكَاةَ، وَصُومُوا رَمَضَانَ، وَاعْطُوا الْخُمْسَ مِنَ الْغَنَائِمِ، وَإِنِّهَا كَمِ عَنْ أَرْبَعٍ: عَنِ الدَّبَاءِ، وَالْحَنْتَمِ، وَالْمِزَلَّةِ، وَالنَّفِيرِ .

(الف) اعراب لگا کر سلیس اردو کا ترجمہ کریں؟

(ب) الدباء الحنتم، المزلت، النفیر کی تشریح کریں؟

السؤال الثالث: عن ابن عباس رضى الله عنهما، قال: وَقَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَهْلِ الشَّامِ الْجَمْعَ، وَلَأَهْلِ لُجْدٍ، لِقَرْنِ الْمَنَازِلِ، وَلَأَهْلِ الْيَمَنِ، بِمَلَمٍ، قَالَ: لَيْسَ لِي أَهْلٌ، وَلَمَنْ أَتَى عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِمْ، مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، لَمَنْ كَانَ دُونَهُمْ لَمَنْ أَهْلُهُ، وَكَذَا لِكُلِّ ذَلِكَ، حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يَهْلُونَ مِنْهَا .

یہاں سے چاہئے؟

سوال: اگر کاپس اردو میں ترجمہ کریں؟

جواب: کی تعریف کریں نیز اہل مدینہ اور پاکستانیوں کا میقات تحریر کریں؟

سوال: کعب بن عجرہ کا احرام کہاں سے باندھیں گے؟

جواب: عن کعب بن عجرہ رضى الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم مر به و  
ان لم يبع: من كعب بن عجره مكة و هو محرم و هو يوقد تحت قدر، والقمل بتهات

سوال: اہل ذبک ہو امك هذه؟ قال: نعم، قال: فاحلق واسك .

سوال: اردو میں ترجمہ کریں؟

سوال: مذکورہ کی وجہ سے سرفراز والے تو قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کا حکم تحریر کریں؟

سوال: چھ جانور ہیں جنہیں حاج احرام میں بھی مارنا جائز ہے؟

☆ ☆ ☆

## درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الثانية: لصحيح مسلم

الملاحظة: اجب عن ثلاثة اسئلة فقط

سوال: عن أبي هريرة رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

ما لا ينسرك يا الله شيئا و تقيم الصلاة و تؤتي الزكاة، و تصوم و ترضان، قال:

ما لا ينسرك يا الله، ما الإيمان؟ قال: أن تؤمن بالله، و ملائكته، و كتابه، و لقاءه،

و تؤمن بالنبى، و تؤمن بالقدر كله، قال: صدقت .

سوال: اگر کاپس اردو میں ترجمہ کریں؟

سوال: "رجل" کا نام بتائیں نیز مذکورہ حدیث کی روشنی میں پانچ علامات قیامت

سوال: اعراب: سوالیہ حصہ میں اعراب لگا دیئے گئے ہیں۔

سوال: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مجھ



روز ایک آدمی حاضر ہوا، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دو دنوں ہو کر بیٹھ گیا، اس نے عرض کیا: رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز دو، زکوٰۃ دو اور رمضان المبارک کے روزے رکھو، وہ آدمی عرض گزار ہوا: آپ نے سچ فرمایا ہے، پھر اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کے کتابوں، اس سے ملاقات، اس کے رسولوں، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے اور تقدیر سے تعلق رکھنے والے تمام امور پر ایمان لانا، اس نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔

### (ب) "رجل" کا نام:

اس آنے والے "رجل" کا نام حضرت جبرئیل علیہ السلام تھا۔ جو انسانی شکل میں آ کر لوگوں کو دعوت سکھانے آئے تھے۔

### علامات قیامت:

علامات قیامت درج ذیل ہیں:

- i- لوغیاں اپنے آقا کو جنم دیں گی۔
- ii- برہنہ بدن، ننگے پاؤں اور بہرے کو ننگے علاقوں کے سردار بن جائیں گے۔
- iii- چمدا ہے بہت عالیشان عمارتیں تعمیر کرنے لگ جائیں گے۔
- iv- یاجوج ماجوج کا خروج
- v- سورج کا مغرب سے نکلنا۔

السؤال الثاني: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فِي حَدِيثِهِ هَذَا: أَنَّ أَنَسًا مِنْ غَدِ الْغَيْبِ لَبِسُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: مَرْنَا بِأَمْرٍ نَأْمُرُ بِهِ مِنْ وَدَائِنَا وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ إِذَا نَحْنُ أَخَذْنَا بِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرُكُمْ بِأَرْبَعٍ: وَأَنْتَ كُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: اعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَاقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَأَتُوا الزَّكَاةَ وَصُومُوا رَمَضَانَ، وَأَعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْفَتَايِمِ، وَأَنْتَ كُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: عَنِ الدَّبَاءِ، وَالنَّفِيرِ، وَالْمَزْلَقِ، وَالنَّفِيرِ.

(الف) اعراب کا کرلیس اردو کا ترجمہ کریں؟

(ب) الدبء الحتم، المزلق، النفیر کی تشریح کریں؟





- (الف) حدیث مذکور کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟  
 (ب) میقات کی تعریف کریں نیز اہل مدینہ اور پاکستانیوں کا میقات تحریر کریں؟  
 (ج) کئی لوگ حج کا اور عمرہ کا احرام کہاں سے باندھتے ہیں؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحہ، اہل نجد کے لیے قرن، اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات مقرر فرمایا۔ یہ مواقیت وہاں کے رہنے والوں کے لیے تھی اور جو دوسری جگہوں سے ان کی حدود میں آتے ہیں چاہے ان کا حج کا ارادہ ہو یا عمرہ کا۔ جو لوگ ان مواقیت کی حدود میں ہوں وہ اسی مقام پر سے احرام باندھیں۔ یہاں تک کہ مکہ والے کہہ کر کہہ کر احرام باندھیں۔

(ب) میقات کی تعریف:

میقات اس مقام کو کہتے ہیں جہاں سے حج و عمرہ کے لیے مکہ جانے والے کو بغیر احرام وہاں سے آگے جانا جائز نہیں اگرچہ تجارت وغیرہ کسی اور غرض سے جانا ہو۔

اہل مدینہ کا میقات:

اہل مدینہ کا میقات ذوالحلیفہ (بحر ابل) ہے۔

اہل پاکستان کا میقات:

پاکستان سے جانے والے کا میقات یلملم ہے۔

(ج) اہل مکہ کا میقات:

کئی لوگ حج کا اور عمرہ کا احرام مکہ کے احرام میں سے باندھتے ہیں۔

السؤال الرابع: عن كعب بن عجرة رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم مر به وهو بالحديبية، ليل ان يدخل مكة وهو محرم وهو يوفد تحت لغيره، والقمل يتهاافت على وجهه، فقال: ايؤذيكم هو امك هذه؟ قال: نعم، قال: فاحلق راسك.

(الف) سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

- (ب) اگر محرم عذر کی وجہ سے سر منڈا لے تو قرآن و حدیث کی روشنی میں اس کا حکم تحریر کریں؟  
 (ج) وہ کون ہے جو جانور ہیں جنہیں صلیب احرام میں بھی مارنا جائز ہے؟

(الف) ترجمہ:

میں نے کہا کہ اگر مرضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام جہیہ میں تھے۔  
 ان کی خدمت میں داخل نہ ہوئے تھے، میں حالت احرام میں دھنکی کے لیے آگ ہمارا ہاتھ اور  
 منہ کے لیے چھوڑ کر گھر ہو رہا تھا، تو انہوں نے ارشاد فرمایا: کیا تم کو ان جو اس نے تکلیف دے  
 نہ پاتے دیکھی ہیں، ارشاد فرمایا: پھر سر کو منڈوانو۔

یا بوجہ مذکور محرم کو سر منڈوانے کا حکم:

۱۔ سر منڈوانے کی وجہ سے سر منڈوانے کو ایسا کرنا جائز ہے لیکن اس کا فدیہ ادا کرنا ہوگا۔ چھ مکیفوں کو  
 ۲۔ چھ ہفتا یا تین دن روزے رکھنا یا قربانی کرنا۔ اس کی دلیل قرآن و سنت کے مطابق درج ذیل

حکم دینی میں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا كُنْتُمْ فِي الْحَرْمِ فَأُذِّنُكُمْ أَنْ لَا تَقْرَبُوا الْفَيْسُ وَأَنْ لَا تَقْرَبُوا الْفَيْسَ وَأَنْ لَا تَقْرَبُوا الْفَيْسَ  
 یہ بھی حکم میں مریض ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو، تو وہ اس (سر منڈوانے) کے بدلے میں  
 یا بوجہ مذکور یا قربانی کرے۔

باید کئی روشنی میں:

میں نے کہا کہ اگر مرضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر حدیبیہ والے  
 مکان سے ہوا، تو روایات کیا ان جوڑوں نے تم کو تکلیف دے رکھی ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔  
 یا بوجہ مذکور والو۔ ان کے بعد ایک بکری کو ذبح کر ڈالو یا تین روزے رکھ لو یا تین صاع  
 اناج بکری کو کھلاؤ۔

۱۔ احکام احرام میں مارنے جانے والے جانوروں کے نام:

۱۔ سبیلہ کا کتا ۲۔ کالے والا کتا  
 ۳۔ بچھو ۴۔ سانپ



## تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء / 1445ھ

مجموع الاوقات

الوقت المحدد

ثلاث ساعات

الجامعة الترمذیة

الملاحظة: يجب عن اللغة اسئلة فقط .

السؤال الاول: جابر بن سمرة رضى الله عنه نزل رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابي ايوب رضى الله عنه وكان اذا اكل طعاما بعث اليه بفضله فبعث اليه يوم طعام ولم يأكل منه النبي صلى الله عليه وسلم فلما اتى ايوب النبي عليه السلام فذكر ذلك له فقال النبي صلى الله عليه وسلم ليه التوم فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم احرام هو قال لا ولكنى اكوه من اجل ريعه .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ صیغے مل کریں نیز کچھ اور کچے لہسن کے کھانے کا حکم ایک ہے یا مختلف؟

السؤال الثانى: (۱) عن انس رضى الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم بهي ان يشرب الرجل قائما لقيل الاكل قبل ذلك اشد .

(۲) عن ابن عمر رضى الله عنهما قال كانا كل على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن لمشي ونشرب ونحن قيام .

(الف) دونوں حدیثوں کا ترجمہ کریں اور بظاہر تضاد کا جواب کیا ہے؟

(ب) آپ زہم زہم کھڑے ہو کر پینے کی حکمت کیا ہے؟ جب کہ دیگر پانی کھڑے ہو کر پینا منع ہے۔

السؤال الثالث: عن ابي هريرة رضى الله عنه قال اتى النبي صلى الله عليه وسلم بسبع لدفع اليه الذراع وكان يعجبه فنهس منها .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم جن چیزوں کو کھانا پسند فرماتے تھے ان میں سے پانچ کے نام لکھیں؟

(ب) کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں کوئی دو احادیث سہار کر تحریر کریں؟

السؤال الرابع: رسول الله صلى الله عليه وسلم کے شامل پر چدرہ سطروں پر مشتمل مضمون قلمبند کریں؟

## درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024

الموردة الثالثة: لجامع العملى

لَا تَجَاهِدُنِي سُبْحَةَ وَتَحِيَّتِي اللَّهُ عَزَّ وَتَزَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى  
أَنَّهُ بَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَتَزَلَّ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا بَقِيَ إِلَيْهِ بِفَضْلِهِ بَقِيَ إِلَيْهِ بِزَمَانٍ طَعَامًا وَلَمْ  
يَكُنْ مَعَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَسِيَ أَبُو بَكْرٍ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَا تَكُنْ ذَلِكَ لَكَ  
أَنْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَرَامٌ  
أَوْ تَكُنْ أَحَرَامٌ مِنْ أَجْلِ يَنْجُوهُ

بحث شریف پر اعراب کا ترجمہ کریں؟  
ہیکہ بیٹے مل کریں نیز کہے اور کہے بسن کے کہنے کا حکم ایک ہے یا مختلف؟

ج: (الف) اعراب:

پہلے عرب کا دیئے گئے ہیں۔

پہلے حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ابوبکر کے ہاں پڑاؤ کیا۔ اور جب نبی علیہ السلام کچھ کھا لیتے تو پہنچا ہوا (کھانا) ابوبکر کی طرف  
جاتا۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا حضرت ابوبکر کو بھیج دیا اور آپ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے کچھ بھی نہیں کھا یا تھا، پس جب حضرت ابوبکر نبی علیہ السلام کے پاس آئے اور اس  
نبی علیہ وسلم سے تذکرہ کیا، تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: اس میں بسن موجود تھا۔ پس حضرت  
سندباد کی یاد رسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، لیکن میں اسے اس کی نوک  
پر کھاتا ہوں۔

سائنس کا کتبہ: صفحہ:

تاک: ملحدانہ کتبہ: جہد بلغم معروف: ملائی مجرہ مہور الفاء از باب: تَقَرُّرٌ يَنْصُرُ  
نقہ: ملحدانہ کتبہ: ملحدانہ معروف: ملائی مجرہ مہور الفاء از باب: تَقَرُّرٌ يَنْصُرُ  
تاک: ملحدانہ کتبہ: ملحدانہ معروف: ملائی مجرہ مہور الفاء از باب: تَقَرُّرٌ يَنْصُرُ

پہلے کھانے کا حکم:

پہلے کھانے کا حکم: ہیکہ بیٹے مل کریں نیز کہے اور کہے بسن کے کہنے کا حکم ایک ہے یا مختلف؟  
پہلے کھانے کا حکم: ہیکہ بیٹے مل کریں نیز کہے اور کہے بسن کے کہنے کا حکم ایک ہے یا مختلف؟





2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 2679, 2680, 2681, 2682, 2683, 2684, 2685, 2686, 2687, 2688, 2689, 2690, 2691, 2692, 2693, 2694, 2695, 2696, 2697, 2698, 2699, 2700, 2701, 2702, 2703, 2704, 2705, 27

کھڑے ہو کر مرنے میں حکمت:

اب نرم نرم کر کے اور

اگر کسی روایات میں ہے کہ زحرم اور وضو کا پانی کھڑے ہو کر ٹھکس اور بال پانی دینے کر۔ زحرم پانی کی

پانی کی وجہ یہ ہے کہ ماہ زحرم میں مطلوب یہ ہے کہ اس کی برکت تمام اعضا کو پہنچے اور ایسا کھڑے ہو کر

بھی ہو سکتا ہے۔ اسی طرح وضو کا پچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینے میں بھی یہی حکمت ہے۔ دونوں بال

پیر کرنے میں طہارت ظاہری اور طہارت باطنی کو جمع کرنا بھی ہے۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم بلحهم  
كان يهيجهم للنفس منها .

مما سے پانچ کے نام لکھیں؟

کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں کوئی دوا و دیکھ سہا کہ تحریر کریں؟

۱۰۰: (الف) ترجمہ الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں گوشت لایا گیا، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وہ گوشت رکھا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بہت پسند فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دانتوں کے ذریعے لہجہ کوچ کر تناول فرمایا۔

۲۱۔ پسندیدہ اشیاء کے نام:

- ۱- فہمہ ۲- میٹھی چیز ۳- کھجور ۴- رن کا گوشت  
۵- بیک روٹ ۶- کھجور ۷- شریعہ ۸- تلون

ب) کھانے سے قبل تسمیہ کے بارے اجاویث:

حضرت محمد بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں بچہ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی تہیت میں تھا اور میرا ہاتھ پیالہ میں گردش کرتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا "اللہ کا نام لو اور دائیں ہاتھ ہے اور اپنے سامنے سے کھاؤ"۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو اور داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو شیطان آگے بڑھ کر تمہارے لیے (اس گھر میں) کرات گزرنے کی جگہ ہے اور نہ ہی رات کا کھانا ہے۔

حضرت خلیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کھانے پر ۔



نہ پڑھی جائے شیطان کے لیے وہ کھانا حلال ہو جاتا ہے۔  
 السؤال الرابع: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شاہکی پر چند روپوں پر مشتمل مضمون تکمیل کریں؟  
 جواب: شامل مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ال تک نہ کہا۔ یہ نہ کہا۔ کیوں کیا اور کیوں نہ کیا "خواہ ان کا تعلق امور دنیا سے تھا یا امور دین سے۔ اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے اچھے اخلاق والے تھے۔ حضور نے مجھے ایک دفعہ کسی کام کے لیے بھیجا تو میں نے کہا کہ اللہ کی قسم میں نہ جاؤں گا۔ میرے دل میں یہ تھا کہ اس کام کے لیے جاؤں جس کا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا۔ چنانچہ میں روانہ ہو گیا حتیٰ کہ میں کچھ بچوں پر گزر بازار میں کھیل رہے تھے۔ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پیچھے سے میری گردن پکڑ لی۔ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور کی طرف دیکھا تو آپ فس رہے تھے۔ فرمایا: اسے انس! کیا تم وہاں جا رہے ہو جہاں جانے کا میں نے تم کو حکم دیا تھا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں جا رہا ہوں۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال شفقت اور حسن اخلاق ہی ہے۔ اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں پوچھا تو میں نے کہا کہ کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طلق قرآن تھا یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کی عمل تفسیر ہیں۔ اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی علیہ السلام کے خلق کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے سورۃ مومنوں کی ایک سے دس تک کی آیتیں پڑھی اور کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق سب سے اچھا تھا۔ آپ کو سکھا اور اہل بیت میں سے جو بھی بلاتا تو آپ فرماتے: "لبیک"۔

اسی طرح حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے میرے رب نے ادب سکھایا سو اچھا ادب سکھایا۔ یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال و اعلیٰ اخلاق و عادت کی دلیل ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ نہ طبعاً فطرتاً ہی اور نہ تکلفاً۔ نہ ہی آپ ہزار میں بلند آواز سے باتیں کرتے اور نہ برائی کا جواب برائی سے دیتے بلکہ معاف اور درگزر فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ مبارک سے نہیں مارا سو اچھے جہاد فی سبیل اللہ کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی سے کلمہ "نہیں" سے جواب نہیں دیا۔

ع "نہیں" سننا ہی نہیں مانگنے والا حیرا

آپ خود قبول فرماتے اور جواباً خود پیش بھی کرتے۔ اپنے گھر کا کام خود ہی کر لیتے۔ اللہ ہی علیہ السلام کی ذات اخلاق و عادت میں اکمل تھی، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وَاللّٰهُ لَعَلٰی خَلْقِیْ عَظِیْمٌ"۔

۱۱۱  
 تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان

۱۱۱  
 تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان  
 ۱۱۱

۱۱۱  
 تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان  
 ۱۱۱

۱۱۱  
 تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان  
 ۱۱۱

۱۱۱  
 تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان  
 ۱۱۱

۱۱۱  
 تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان  
 ۱۱۱

۱۱۱  
 تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان  
 ۱۱۱



السؤال الرابع: عَنْ خَالِشَةَ زُجَيْيٍّ اَللّٰهُ عَنْهَا لَالَتْ قُرَا وَرَسُولُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَهُ الْاَلَمَةُ هُوَ الَّذِي اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْ اِهَاتِ مَحْكَمَاتِ الْاِلٰهِي "اُولٰٓئِ الْاَلَاب" لَالَتْ لَالٌ وَرَسُولُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَالًا رَاهِمُ الدِّينِ بِمَعْرُوفٍ مَالِشَاهُ مِنْهُ لَالُوكَ الْزَيْنُ نَسِي اَللّٰهُ لَالُوكَ وَهُمْ .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے بتائیں کہ محکمات اور مکتوبات سے کیا مراد ہیں؟ تحریر کریں؟

(ج) ملاحظہ کیجئے شیخ اقسام اور ملت اقسام میں کیا ہیں؟

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الرابعة: السنن لابی دارود

السؤال الاول: (الف) عَنْ اَبِي سَعْدٍ الْخُدْرِي اَنْ رَّسُوْلَ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَالٌ لَانِ يَتَصَدَّقُ الْمَرْءُ فِي حَيَاتِهِ بِمَالِهِمْ غَيْرُهُ مِنْ اَنْ يَتَصَدَّقَ بِمَالِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ .

(ب) عَنْ اَبْنِ عَبَّاسٍ اَنْ لَرِكَ غَيْرِ الْوَصِيَّةِ لِلرَّوْ الدِّينِ وَ الْاَقْرَبِينَ لَكَانَتْ الْوَصِيَّةُ كَذَلِكَ حَتَّى لَسَمِعْتَهَا اَيَّةُ الْمَوْرَاثِ .

(ج) اَنْ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي لَفَقِيرٌ لَيْسَ لِي شَيْءٌ وَلِي بَنِيْمٌ قَالْ لِكُلِّ مِنْ مَالٍ يَتِمُّكَ غَيْرُ مَسْرُوفٍ وَلَا مَبَادِرٍ وَلَا مَنَاقِلِ .

مذکورہ تین احادیث مبارکہ کا ترجمہ تشریح و توضیح تحریر کریں؟

جوابات: (الف) حدیث کا ترجمہ:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی شخص اپنی حیات / زندگی میں صرف ایک درہم صدقہ کرتا ہے تو اس سے بہتر ہے کہ اپنی موت کے قریب سو درہم صدقہ کرے۔

تشریح و توضیح: مذکورہ حدیث مبارکہ میں بیان کیا گیا ہے کہ صدقہ دینے کا کون سا وقت بہتر ہے؟ اور صدقہ بلا کر دانا ہے۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ اس وقت دو جب تم تندرست، عریض اور جوان بنے چھات ہو اور تمہیں فقر کا خوف ہو، کیونکہ اپنا مال کسی کو دینا ایک مشکل امر ہوتا ہے۔ صدقہ و

مذہب (مذہب پر دست)  
ان کو نہایت تک متوجہ نہ کرو کہ تمہاری جان خلق میں اگی ہو، کیونکہ مذہب اور صورتوں میں ایسا ہوا کہ

حدیث کا ترجمہ:

خبرے من عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر مال چھوڑے تو وصیت والہین اور اقرباء کے

پہلے اپنے ہی ہوتی تھی حتیٰ کہ اسے آیت میراث نے مضموع کر دیا۔  
پہلے وصیت اپنے والہین اور اقرباء کے  
پہلے تو صحیح: اس حدیث مبارکہ میں بیان کیا گیا ہے کہ پہلے وصیت اپنے والہین اور اقرباء کے  
پہلے تھی۔ جس کا قرآن مجید میں بھی ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن بعد میں یہ آیت مبارکہ مضموع ہو گئی جس کی  
بیت پچی کہ والہین اور اقرباء کو اصحاب فرائض ہونے کی وجہ سے ضل جاتا ہے۔ لہذا وصیت  
بعد ہونے کے حق میں کرنی چاہیے جو وارث نہ ہو تا کہ انہیں بھی مال کا کچھ حاصل سکے، جس سے ان  
محبوبہ ہری اور غربت دور ہو جائے اور انہیں کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلا نا پڑے اور وہ ایک ہا زرت  
تہ ترین۔ اس کا قاعدہ وصیت کرنے والے کو یہ ہو سکتا ہے کہ اس کے بعد اپنے اس کی مغفرت ہو جائے  
ہے تیری و شہادت کا تمام مل جائے۔

حدیث مبارکہ کا ترجمہ:

پہلے شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا: میں فقیر ہوں میرے پاس کچھ نہیں ہے،  
ایک قیم کوئی ہوں فرمایا: تم قیم کا مال کھالیا کرو سوائے اسراف کے سوائے جلدی کرنے اور سوائے بیع  
سکے

خرچہ و توفیق: پہلے لوگ قیہوں کا مال کھالیا کرتے مگر جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی "جو لوگ  
مال کھاتے ہیں وہ اپنے بیٹوں میں آگ بھڑ ہے ہیں۔ مقترب وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں  
لپکتے ہیں۔" جس کی وجہ سے لوگوں نے قیہوں کے پاس جانا اور ان مال کے کھانے کو چھوڑ دیا۔ پھر  
"ان آیت مبارکہ نازل ہوئی کہ" وہ آپ سے قیہوں کے مال کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو فرما  
"ان کی استطاعت کے نیکی ہے ان کو اپنے ساتھ شامل کرو تو وہ تمہاری بھائی ہیں۔"

فہمہت مبارکہ میں بیان کیا گیا ہے کہ اگر قیم کی کفایت کرنے والا مفلس ہو اور قیم بالدار ہو تو وہ  
ان کے لئے مال اس کے مال کو اس کی تعلیم و تربیت پر خرچ کر سکتا ہے۔ اس کی ضروریات کو پورا  
کرنے کے لئے ضروری اس میں شامل ہو سکتا ہے لیکن یہ مال خرچ کرتے وقت وہ ذہن میں رکھے کہ اس  
مال کا استعمال اس کے مال میں خرچ نہ کرے اور اس کی نیت اسے اپنے لیے جمع کرنا ہو اور نہ ہی اس کی  
نیت اس کے مال میں خرچ نہ کرے۔



السؤال الثاني: عن أبي عباس قال بينما النبي صلى الله عليه وسلم يخطب إذا هو برحابة  
قائم في الشمس فشق عنه فقالوا هذا أبو إسرائيل نلوا أن يقوم ولا يقعد ولا يستظل  
ولا يتكلم ويصوم لأن مرزاة فلبنكلم ولتستظل ولتقعد ولتصوم صوته .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) کفارہ نذر دو یمن تحریر کریں؟

(ج) خط کشیدہ صیغے حل کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ قسم میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے  
تھے کہ ایک شخص کو دھوپ میں کھڑا دیکھا تو اس کے ہارے میں دریاقت کیا، لوگوں نے عرض کیا اس نے  
نذر مان رکھی ہے کہ کھڑا رہے گا نہ بیٹھے گا اور نہ سایہ میں جائے گا نہ کلام کرے گا اور روزہ رکھے گا۔ آپ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے کہو کلام کرے، سایہ میں جائے، بیٹھ جائے اور اپنے روزہ کو مکمل کر لے۔

(ب) کفارہ:

نذر: ”نذر کا کفارہ قسم کا ہی کفارہ ہے یعنی دس مسکینوں کو کھانا کھانا درمیانی قسم کا یا تین روزے رکھنا یا  
غلام آزاد کرنا ہے۔“ یہ حدیث مبارکہ ہے۔

قسم: قرآن مجید سے ثابت ہے کہ قسم کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھانا، یا غلام آزاد کرنا یا تین روزہ  
رکھنا ہے۔

(ج) خط کشیدہ صیغے:

يقوم: صيغة احدى كرفاع فعل مضارع معروف اجوف واوى از باب نصر ينصرون۔

لا يستظل: صيغة احدى كرفاع فعل مضارع منفي معلوم ثلاثي حريه از باب استفعال۔

السؤال الثالث: عن عمير بن هاني العنسي قال سمعت عبد الله بن عمر يقول كنا نقود  
اعند رسول الله صلى الله عليه وسلم لذكر الفتن لما كثر على ذكرها حتى ذكر فتنة  
الاحلاس فقال قائل يا رسول الله وما فتنة الاحلاس؟ قال هرب وحرب ثم فتنة السراء  
ومعناها من تحت للمنى وجل من اهل بيتي .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ تشریح کریں؟

اب لفظ السراء، فتنۃ الدھیما، فتنۃ الاحلاس کی مکمل وضاحت کریں؟  
(الف) "محموداً" کے "محموداً" کے منصوب ہونے کی وجہ کیا ہے؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ایک دفعہ ہم حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے، آپ نے فتنوں کا ذکر کیا۔ آپ نے تفصیل سے ان کا ذکر کیا۔ آپ نے "اعلاں" کے لفظ کا ذکر کیا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! "اعلاں" کا فتنہ کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہان جانے کے لیے (بھاگنا اور جنگ ہے۔ پھر فتنہ سرا کا ذکر ہوا۔ جن کا فساد میرے اہل بیت میں سے کسی کے قدموں کے نیچے ہوگا۔

ترجمہ و تشریح: اس روایت میں مختلف فتنوں کو تفصیل بیان کرنے کا ذکر ہے۔ آپ نے فتنوں کی تفصیل بیان کر کے ان سے محفوظ رہنے کا درس دیا ہے۔ ماقیامت فتنے برپا ہوتے رہیں گے۔ مسلمانوں کی ان سے حفاظت کا التزام کرنا ہوگا۔ معاشرے میں اسلامی تعلیمات کے منافی برائے والی تحریک فتنہ ہے اس کے اپنے گمراہ کن کچھ اغراض و مقاصد ہوتے ہیں مثلاً فتنہ خوارج جس کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوب سرکوبی کی تھی۔ متحدہ بلا سے محفوظ رہنے کے لیے دوسرے مقام یا شہر کی طرف نقل ہونا بھی فتنہ ہے اور جنگ بھی ایک متعدی مرض سے کم نہیں ہوتی۔ اس لیے اس کے نتیجہ میں بے شمار نفوس لقمہ اجل بن جاتے ہیں۔ عصر حاضر میں سب سے بڑا فتنہ قادیانیت ہے۔ جس کی علمی اور سیاسی سطح پر امام شاہ احمد نورانی برائے خدائی نے سرکوبی فرمائی۔ اس فتنہ کے خاتمہ کے لیے مزید کوشش کی ضرورت ہے، کیونکہ یہ فتنہ وطن، مکان و معاشرے کا دشمن ہے۔ اس فتنہ سے باخبر ہونا اور اسے دبانے کے جہاد میں شامل ہونا ہر مسلمان پر لازم ہے۔

(ب) مذکورہ فتنوں کی وضاحت:

ایک روایت میں "فتنۃ السراء" اور "فتنۃ الدھیما" کی تفصیل مذکور ہے۔ "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے "فتنۃ السراء" کا ذکر کیا جو میرے اہل بیت سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے ظاہر ہوگا۔ ایسے کبے کس کا مجھ سے تعلق ہے، حالانکہ اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا، کیونکہ میرے ساتھ ہی بائزگار لوگ ہیں۔ پھر لوگ ایسے شخص کو اپنا امیر مقرر کر لیں گے، جو پہلی پر سرین کی طرح ہو گا۔

لہذا آپ نے "لغۃ الدھیما" کا ذکر کیا، جو اس امت کے کسی بھی فرد کو نہیں چھوڑے گا۔ اسے



کم از کم طمانچہ ضرور مارے گا۔ جب یہ کہا جائے گا کہ اب قسم ہونے لگا ہے، تو وہ حرج ابھرے گا۔ اس میں صبح کے وقت بندہ مومن کا ہوگا اور شام کے وقت کافر ہوگا۔ یہاں تک کہ لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہو چکی ہوں گے۔ ایک گروہ میں صرف ایمان ہوگا اور اس میں کوئی نفاق نہیں ہوگا اور ایک گروہ میں صرف نفاق ہوگا اس میں کوئی ایمان نہیں ہوگا۔ جب ایسی صورت حال پیش آئے تو اسی دن یا اس سے اگلے دن دجال کے آنے کا انتظار کرنا۔

۳۔ غزوہ الاطلاس کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے فتوں کا تذکرہ کیا، آپ نے کثرت سے ان کا تذکرہ کیا۔ آپ نے ”اطلاس“ کے فتہ کا تذکرہ کیا، ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اطلاس کا فتہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جان بچانے کے لیے بھاگنا ہوگا اور جنگ ہوگی۔

(ج) کتنا قہر اس قہر اور اسے منصوب ہونے کی وجہ:

لہذا اس لیے منصوب ہے، کیونکہ یہ کان کی خبر ہے۔

السؤال الرابع: عَنْ غَابِطَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ أَرْسَلُ اللَّهُ رَسُولًا إِلَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَهُ الْأَيَّةُ هُوَ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُتَحَفَاتٌ إِلَى "أُولَى الْأَنْتَابِ" قَالَتْ لَقَدْ أَرْسَلُ اللَّهُ رَسُولًا إِلَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُمُ الْيَهُودَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَلَا وَبِكَ الْيَلِينِ سَمَّى اللَّهُ فَاحْشَرُوا زُهْمَ.

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے بتائیں کہ محکمات اور مشابہات سے کیا مراد ہیں؟ تحریر کریں۔

(ج) خط کشیدہ صیغے شش اقسام اور ملت اقسام میں کیا ہیں؟

جوابات: (الف) اعراب:

سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائی: "وہی ذات ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی۔ جس میں محکمات آیات ہیں یہی کتاب کی اصل ہیں تاکہ عبرت حاصل کریں۔" آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جب ہم ان لوگوں کو دیکھوں جو مشابہ آیات کی پیروی کر رہے ہیں۔ پس یہی وہ لوگ ہیں جن کا نام اللہ

نے لیا ہے، میں ان سے دور الگ رہو۔

(ب) تشریح حدیث مبارکہ: اس حدیث مبارکہ میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ امت بڑی مسلی اللہ علیہ وسلم میں بدعتی لوگ پیدا ہوتے رہیں گے، جن سے بچنا ضروری ہے۔ حکمت و حکیمات آیات اس لیے اتاری گئیں تاکہ دلوں کو ایمان کے لیے پرکھا جائے۔ پس جن لوگوں کے دلوں میں کمی ہو وہ متشابہ آجوں کی جیروی کرتے ہیں تاکہ اس سے زمین پر فتنہ و فساد پھیلائیں۔ لہذا ایسے لوگوں سے بچنے میں ہی کامیابی ہے، کیونکہ حکمت آیات ہی قرآن کی اصل ہیں پس جو سچے مومن ہیں وہ یہ عقیدہ سمجھیں کہ حکمت و تشابہات سارے کا سارا قرآن اللہ تعالیٰ نے ہی نازل فرمایا ہے۔ اور وہ حق ہے۔

حکمت: حکمت ان آیات کو کہتے ہیں، جو ظاہر اور واضح ہوں اور اس میں کسی تاویل کی ضرورت نہ ہو مثلاً ذاب و ثواب، حلال و حرام اور امر و نہی کا حکم وغیرہ۔

تشابہات: تشابہات ان آیات کو کہا جاتا ہے جن میں مختلف معانی کا احتمال پایا جاتا ہو جیسا کہ رون مقلحات۔

و آیات جن کے ظاہری معانی واضح نہ ہوں اور نہ ہی سمجھ میں آتے ہوں اور اگر سمجھ آ بھی جائیں تو وہ گمراہ نہیں ہوتے جیسے بد اللہ (اللہ کا اٹھ) وغیرہ۔

### (ج) خط کشیدہ کی صرفی تحقیق:

اہم: جمع مذکر حاضر فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد ہوز العین ناقص یا لئ از باب تفعیل  
نشی: واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مزید فیہ ناقص یا لئ از باب تفعیل۔

☆☆☆

## تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء / ۱۴۴۵ھ

مجموع الاوقاف

۱۰۰

الوقت المحدد:

ثلاث ساعات

مسن النسائی و ابن ماجہ

نوٹ: ہر قسم سے دو سوالات حل کریں؟

القسم الاول .. مسن النسائی

السؤال الاول: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ لِنَادِيًا دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَقَالَتْ اِنَّ ابِي زَوْجِي ابْنِ اخِي لِيَوْمِ  
بِسْ خَبِثَتْ وَاَلَا كَارِهَةٌ لِقَالَتْ اَجْلَسِي حَتَّى يَأْتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَجَّةِ  
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرْتُهُ فَاَرْسَلَ اِلَى ابِيهَا فَدَعَاهُ فَجَعَلَ الْاَمْرَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ  
يَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اجْزَتْ مَا صَنَعَ ابِي وَلَكِنْ اُرِدْتُ اَنْ اَعْلَمَ الْمَسْئَلَةَ  
مِنْ الْاَمْرِ شَيْءًا .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے باکرہ کے نکاح "بہاڈنہا و بغیراڈنہا" کا حکم  
کریں؟

السؤال الثاني: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا لَمَّا دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَعِنْدِي رَجُلٌ قَاعِدٌ فَاسْتَدْرَكَكَ عَلَيْهِ وَرَأَيْتَ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ اخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ فَقَالَ انْظُرِي مَا اخَوَانُكَ وَمَا اخْرَى  
انْظُرِي مِنْ اخَوَانِكَ مِنَ الرِّضَاعَةِ لَنْ الرِّضَاعَةِ عَنْ الْمَجَاعَةِ .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے مقدار رضاعت اور مدت رضاعت میں اختلاف ائمہ  
کریں؟

السؤال الثالث: عَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلُ  
لِلْمُتَوَصِّلَةِ وَالْوَاضِعُ لِلْمُرْتَضِيَةِ . عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَعَنَ اللهُ الْمُتَحَصِّنَاتِ  
وَالْمُطْلَعَاتِ اِلَّا الْمَنْ مِنْ لَعْنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

(الف) مذکورہ دونوں حدیثوں کا ترجمہ کریں؟



(ب) انٹیکسیدہ کی صرفی تحقیق کریں؟

القسم الثانی ..... ابن ماجہ

سوال الرابع: عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعلموا القرآن و لروہ و ارفدوہ فان مثل القرآن و من تعلمہ فقام بہ کمثل جراب محشو مسکافوح یسحہ کل مکان و مثل من تعلمہ لرفد و هو فی جولد کمثل جراب او کی علی

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے قرآن وحدیث کی روشنی میں علم و علم کی فضیلت پر نوٹ لکھیں؟

سوال الخامس: عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلب لعلم فربطہ علی کل مسلم و اضع العلم عند شہر اہلہ کمثلہ الخنازیر الجرہ و التلو و الذهب .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور تشریح وتوضیح سپرد قلم کریں؟

(ب) اہل کے سامنے علم پیش کرنے والے کو خط کشیدہ کے ساتھ تشبیہ دینے کی وجہ تحریر کریں؟

سوال السادس: عن مہل بن سعد الساعدی قال انی انبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دلی علی عمل اذا انعمتہ احبی اللہ و معنی الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازہد فی الدنیا یحبک اللہ و ازہد لہما لم یدی الناس یحبوک .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ تشریح کریں؟

(ب) انٹیکسیدہ کی صرفی تحقیق کریں؟

☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الخامسة: سنن النسائي و ابن ماجه

القسم الاول ..... سنن النسائي

سوال الاول: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ إِنَّ أَبِي رَوَّحِينَ ابْنُ أَبِيهِ يَزُفُ

بِئْسَ تَحِيَّتُهُمْ وَآتَاكُمْ هَذِهِ فَقَالَتْ إِنْ جِئْتَنِي خَلِيًّا نَذِيًّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخِذَتْهُ قَارِئَةً لَهَا إِلَى أَبِيهَا فَلَدَعَاهُ فَجَعَلَ الْأَمْرَ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ اتَّخِذْتُ قَارِئَةً مَا صَنَعَ أَبِي وَلَكِنْ أَرَدْتُ أَنْ أَغْلَمَ الْفِتْنَاءَ مِنَ الْأَمْرِ خَشْيَةً.

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے ہاکرہ کے نکاح "بِأَذْنِهَا" کا حکم تحریر کریں؟

### جوابات: (الف) اعراب:

سوالیہ حصہ میں اعراب لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (فرماتی ہیں) کہ ایک دن ایک جوان لڑکی میرے پاس آئی اور وہ کہنے لگی: میرے باپ نے میرا نکاح اپنے بھائی کے بیٹے سے اس وجہ سے کیا ہے وہ لوگوں کی نظروں میں عزت والا بن جائے اور میں اسے ناپسند کرتی ہوں۔ میں نے اس سے کہا: بیٹھ جاؤ، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ پس آپ نے آپ کو سارا واقعہ بتایا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے باپ کو بلوایا اور اس لڑکی کو اختیار دیا تو وہ عرض کرنے لگی: یا رسول اللہ! میرے باپ نے جو کچھ کیا مجھے قبول ہے، مگر میں یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ کیا عورتوں کو بھی اس معاملہ میں کسی طرح کا کوئی اختیار ہے؟

(ب) تشریح: اس حدیث مبارکہ میں بتایا گیا ہے کہ بالغ عورت/لڑکی کو یہ اختیار حاصل ہوتا ہے کہ اگر اس کے دلی اس کی کہیں شادی کرنا چاہیں تو وہ انکار یا اقرار کر سکتی ہے؟ یعنی اسے یہ حق حاصل ہوتا ہے کہ وہ چاہے تو اس شادی کو قبول کر لے اور چاہے تو اس سے انکار کر دے، کیونکہ بالغ عورت آزاد ہونے کے ساتھ ساتھ شرع کے احکام کی مخاطب اور مکلف ہوتی ہے۔ اب اس کی کم عقلی بھی ختم ہو گئی ہے۔

### نکاح ہاکرہ میں "بِأَذْنِهَا" کا حکم:

اگر ہاکرہ کے دل نے اس سے نکاح کرنے کی اجازت طلب کی اور ہاکرہ عورت اس کی بات سن کر خاموش رہی یا مسکرائے گئے تو یہ اس کی رضامندی کی/اجازت کی دلیل ہوگی اور اس کے دلی کو اس کا نکاح کرنے کی اجازت ہوگی۔ بشرطیکہ وہ بالغ اور عاقلہ ہو۔

### بغیر اذنیہا کا حکم:

اگر بالغ عاقلہ ہاکرہ اگر دلیان سے انکار کر دے یا روئے گئے تو یہ اس کی رضامندی نہ ہوگی تو اس پر

کہا جی نہیں ہے لیکن اگر وہ ہا کرہ ناما اللہ ہے تو اس کا دلی اس کی اجازت کے بغیر بھی اس کا کائنات متعلقہ کر دیا  
تک ہے راجح ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
زینبہ وعندی رجل فاعطاه شدة ذلك علیه و رایت الغصب فی وجهه فقلت یا رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ اخبئ من الرضاة للقال اطرون ما احوالکون و مرۃ اخرى  
بطون من احوالکون من الرضاة فان الرضاة عن المعاعة .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے مقدار رضاعت اور مدت رضاعت میں اختلاف ائمہ فرم  
کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
برے ہاں آئے۔ میرے پاس ایک آدمی کو بیٹھے ہوئے پایا تو آپ کو بہت ناگوار گزرا اور آپ کے چہرہ  
اور ہاتھ کے آثار نمایاں تھے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب میرا رضائی بھائی ہے،  
اں آپ نے فرمایا: تم دیکھ لیا کرو تمہارے بھائی کون کون سے ہیں؟ دیکھ لیا کرو تمہارے بھائی کون کون  
سے ہیں؟ کیونکہ رضاعت کا اعتبار بھوک سے ہے۔

(ب) تشریح: اس حدیث مبارکہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ رضاعت کا تعلق چھوٹی عمر سے ہے یعنی  
ان کی عمر نے دو برس کے اندر اندر (جو کہ مدت رضاعت ہے) بچہ کو دودھ پلایا تو اس سے رضاعت  
ایک ہو جائے گی اور پھر رضاعت سے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے جو نسب والارت سے ہوتی ہے۔

مدت رضاعت میں اختلاف ائمہ: مدت رضاعت میں اختلاف ائمہ درج ذیل ہیں  
(۱) بیہود اور صاحبین کا مذہب: ان کے نزدیک مدت رضاعت دو برس ہے، انہوں نے سرورِ بقرہ کی  
آیت نمبر ۲۳۳ سے استدلال کیا:

ترجمہ: "مائیں اپنی اولاد کو مکمل دو سال دودھ پلائیں۔"

(۲) حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب یہ ہے کہ مدت رضاعت دو سال دو ماہ ہے۔

(۳) حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا نظریہ یہ ہے کہ مدت رضاعت تین ماہ ہے۔

(۴) امام حنبل رحمہ اللہ کے نزدیک مدت رضاعت کا تین نہیں ہے، بچہ یا جوانی میں جب بھی کوئی دودھ  
پلا کر رضاعت ثابت ہو جائے گی۔ البتہ وہ دودھ سے چوس کر پلایا گیا ہو اور سیتہ تین ماہ



کوئی شخص عورت میں زانیہ اور عورت کا زانیہ نہ ہو۔  
 (د) حضرت زید عظمیٰ رحمہ اللہ نے عورت کا عقد کر کے کہ عورت رضاعت از محلیٰ سے ہے اس سے  
 زیادہ مدت میں رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس ارشاد پر مبنی ہے  
 اشدہ ان یزید و خملہ و یغسلہ تسون شہراط (ہر طرف سے) بچے سے محلی کی زیادہ مدت  
 زیادہ مدت اور زیادہ مدت کی مدت نہیں ہوتی۔

مقدار رضاعت میں آنکارا بعد کاغذ ہے:

رضاعت کی مقدار بمیزان واپس اودت رضاعت میں حاصل ہو تو حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔  
 شفعی کے نزدیک مقدار رضاعت پانچ مہینے ہیں۔  
 المسون انشئت عن ابن عمر قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الواملۃ و  
 المصولۃ و النواشۃ و الموشۃ عن عبد اللہ قال لعن اللہ المتصصات و المتصلحات  
 الا لعن من لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔  
 (الف) مذکورہ دونوں حدیثوں کا ترجمہ کریں؟  
 (ب) خط کشیدہ کی صرفی تحقیق کریں؟

جوابات: (الف) حدیث (۱) کا ترجمہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی  
 ہاں جوڑنے اور چڑھانے والی عورت پر ہاں ہاں کو جوڑنے اور گھڑانے والی عورت پر۔  
 حدیث (۲) کا ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ  
 ہاں کو کھینچنے اور دانتوں میں کھانسی کرنے والی عورتوں پر اللہ نے لعنت کی ہے مگر میں اس پر لعنت  
 کیوں نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے۔  
 (ب) خط کشیدہ کی صرفی تحقیق:

المصولۃ: صیغہ امد مؤنث اسم فاعل

الموشۃ: صیغہ امد مؤنث اسم فاعل

المتصصات: صیغہ جمع مؤنث اسم فاعل

القسم الثانی: ابن ماجہ

السؤال الرابع: عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعلموا القرآن



۱- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غریب تمہارے پاس علم کے طالب لوگ آئیں گے، جب تم انہیں دیکھو تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق انہیں مرحا مرحا کہنا اور انہیں اچھی طرح سے علم سکھانا۔ راوی کا بیان ہے: میں نے حکم سے دریافت کیا "المنوہم" سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے جواب میں کہا: علم سکھانا۔

۲- حضرت اسماعیل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گئے تو ان کا گھر عیادت کرنے والوں سے بھر گیا، اس پر انہوں نے اپنا پاؤں سیٹ لیا اور فرمایا: ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، جتنی کہ آپ کا گھر بھر گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کروٹ کے بل استراحت فرماتے، جب آپ نے ہمیں ملاحظہ کیا، تو اپنے قد میں شریفین کو سیٹ لیا اور فرمایا: میرے بعد تمہارے پاس لوگ حصول علم کے لیے آئیں گے، تو تم انہیں مبارکباد دے اور انہیں علم سکھانا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہم نے ان لوگوں کو بھی دیکھا، جو نہ تو ہمیں مرحا کہتے ہیں اور نہ ہی مبارک دیتے ہیں، اس کے کہ ہم ان کے پاس چلے جائیں، تو وہ لاپرواہی اختیار کرتے ہیں۔

۳- اطلبوا العلم ولو بالحصون یعنی تم علم دین حاصل کرو، خواہ تمہیں ہمیں جانا پڑے۔  
پس اگر علم کی کوئی اہمیت و فضیلت نہ ہوتی، تو ان احادیث مبارکہ میں اس کے حصول پر زور نہ دیا جاتا اور نہ ہی اس کے سکھانے کا ذکر ہوتا۔

### علماء کی فضیلت:

العلماء سے مراد وہ لوگ ہیں جو یہ جانتے ہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ قرآن کریم میں ہے:  
ترجمہ: "بے شک اللہ سب سے ذی ذرستے ہیں جو علم والے ہیں"۔ (فاطر: 28)  
ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "کیا عالم اور جاہل برابر ہو سکتے؟" (الزمر: 9)

ایک عالم کی فضیلت بہت سی احادیث میں بھی وارد ہے:

۱- حضرت سہل بن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے لوگوں کو علم سکھایا، تو اسے اس پر عمل کرنے والوں کے برابر اجر و ثواب ملے گا اور عمل کرنے والے لوگوں کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عالم کی عابد پر فضیلت اسکا ہے جیسے چاند ہر رات کے چاند کو تمام ستاروں پر ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روز قیامت عبادہ اور عالم کو لایا جائے گا، عابد سے کہا جائے گا تم جنت میں داخل ہو جاؤ جبکہ عالم سے کہا جائے گا رکو! اور لوگوں کی شفاعت کرو کیونکہ تم نے ان کے اخلاق کو سنوارا ہے۔ (شیبہ الایمان)

عن الحسن بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طلب العلم طربة على كل مسلم واطيع العلم عند غير اهله كمثل العنقاء والجوهر والورد الطيب.

ابو عبد اللہ شریف کا ترجمہ کریں اور تشریح و توضیح پر قلم کریں؟  
ہذا اہل کے سامنے علم پیش کرنے والے کو خط کشیدہ کے ساتھ تشبیہ دینے کی وجہ تحریر کریں؟

بابت: (الف) ترجمہ:

حضرت الحسن بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم حاصل ہر مسلمان پر فرض ہے اور نا اہل کو علم سکھانا ایسا ہے جیسے خنزیر کے گلے میں جواہرات ہوتی ہیں اور سونے

پر پھینکا جائے ہے۔  
تشریح و توضیح: حدیث مبارکہ کے پہلے حصہ میں علم کی فرضیت بیان کی گئی ہے جس سے مراد وہ علم ہر مسلمان کے لیے سیکھنا فرض ہے یعنی دین کے بنیادی و ضروری مسائل اور قرآن کی تعلیم وغیرہ۔  
دوسرے حصے میں نا اہل کے سامنے علم کے اعلیٰ نکات کو بیان کرنے سے روکا گیا ہے، کیونکہ جب نا اہل کے سامنے علم کے اسرار و رموز بیان کیے جائیں جو اس کی سمجھ سے بالاتر ہوں تو وہ غلط فہمی کا شکار ہو جائے گا۔  
لہذا نا اہل کی وجہ سے ان کا منکر ہو جائے گا۔ لہذا نا اہل لوگوں کے سامنے علم کی بات کرنا علم کو کھل و پکار سے منکف قرار ہے، کیونکہ نہ تو وہ علم و حکمت کی بات سمجھیں گے اور نہ ہی اس سے فائدہ اٹھائیں گے اور اس سے وہ علم تکلف اور ضائع ہونے کے مترادف ہوگا۔

(ب) خط کشیدہ سے تشبیہ دینے کی وجہ: غلط فہمی قاری اس کی شان میں سمجھتی ہیں کہ نا اہل کو علم سکھانا ایسا ہے جیسے خنزیر کے گلے میں جواہرات ہوتی ہیں اور سونے پر پھینکا جائے ہے۔ اسی طرح نا اہل لوگوں کے سامنے علم پیش کرنا علم کو بے مول کرنا ہے، کیونکہ جب وہ ایسی باتیں سنیں گے جو ان کی سمجھ سے بالاتر ہوں تو وہ اسے غلط فہمی کے مترادف سمجھیں گے، نا اہل لوگوں سے مراد ہر مذہب و دینی انداز کی

ابن تہرکینے والے، اسلام کی بدنامی کا سبب بننے والے اور بے عمل لوگ مراد ہیں۔  
السؤال السادس: عن سهل بن سعد الساعدي قال اتى النبي صلى الله عليه وسلم رجل فقال يا رسول الله غلبتكم دنس على عمل اذا انا عملناه احببنا الله و احببنا الناس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ازهد لى الدنيا يحبك الله وازهد لىما فى ابدى الناس محبوبك .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ و تشریح کریں؟

(ب) خط کشیدہ کی صر فی تحقیق کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت سهل بن سعد ساعدي رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کسی ایسے عمل کی طرف راہنمائی کیجیے جس کے کرنے سے اللہ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں؟ رسول اللہ نے فرمایا دنیا سے بے رغبت ہو جاؤ، اللہ تم سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے قبضے میں ہے اس سے بے رغبت ہو جاؤ، وہ (لوگ) تم سے محبت کرنے لگیں گے / تم سے محبت کریں گے۔

تشریح: اس حدیث مبارکہ میں دنیا سے بے رغبتی اور اس کے مال و دولت سے بے رغبتی کا درس دیا گیا ہے کہ دنیاوی زندگی کی مثال ایسی ہے جیسے ہارش ہے اُگایا ہوا سبزہ کہ کسانوں کو بہلا معلوم ہوتا ہے لیکن پھر وہ کسی آسانی یا نرمی آفت یا زہری آفت کے سبب سوکھ جائے تو بے کار ہو جاتا ہے۔ یہی حال دنیا کے طالب کا ہے۔ وہ اپنی زندگی کے ساتھ بہت سی امیدیں رکھتا ہے اور اس کے لیے ہر حد سے کمر چاتا ہے اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث مبارکہ میں دنیا سے بے رغبتی کا درس دیا تاکہ انسان ہر چیز سے بے نیاز ہو کر اللہ کا ہو جائے اور جو اللہ کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص سے محبت کرمانے لگتا ہے اور اس کے ہاتھ مالک، تکہ، کان اور پاؤں وغیرہ بن جاتا ہے۔ الغرض انسان کی رضا اللہ کی رضا بن جاتی ہے۔ یہی دنیا کا دستور ہے کہ جب کوئی شخص کسی کی چیز پر نظر رکھتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کے پاس چلے جائے اور میرے پاس آجائے تو ایسے حاسد سے لوگ نفرت کرتے ہیں۔ جب وہ ان سے اور ان کی چیزوں سے بے نیاز ہو جاتا ہے تو وہ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور اس کی عزت کرتے ہیں۔

(ب) خط کشیدہ کی صر فی تحقیق:

فلی: صیغہ احدہ کر حاضر معل امر حاضر معروف ثلاثی مجرد مضاعف از باب نقص و تنصیر۔

ازهد: صیغہ احدہ کر فعل امر حاضر معروف ثلاثی مجرد مضاعف از باب ضرب و تنصیر۔

## تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء/ 1445ھ

مجموع الارقام

۱۰۰

الورقة السادسة:

شرح معالی الآثار

الوقت المحدد

لثلاث ساعات

الملاحظة: اجب عن لثة اسئلة فقط

سوال الاول: عن عمرو بن مرة قال دخلت مسجد حضر موت فاذا علقمة بن وائل يحدث عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يرفع يديه قبل الركوع وبعده لم يكن ذلك لا يراهم فغضب وقال راه هو ولم يره ابن مسعود ولا اصحابه .

(الف) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

(ب) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کو وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت پر کیوں ترجیح حاصل ہے؟ حالانکہ دونوں صحابہ میں سے ہیں۔

(ج) رفع یدین کے مسئلہ کے بارے میں نظر طحاوی ذکر کریں؟

سوال الثاني: عن عائشة رضي الله عنها قالت كان الوتر سعا وخمسا والثلاث بنبراء لمكرهت ان تجعل الوتر للثالم يتقد مهن شيء حتى يكون قلبهن غيرهن .

(الف) ترجمہ کریں اور وتر کا حکم عند الانعمة الاربعة بیان کریں؟

(ب) تعداد رکعات وتر میں اختلاف ائمہ بیان کرتے ہوئے نظر طحاوی ذکر کریں؟

سوال الثالث: عن ابن عمر رضي الله عنهما قال طلفت امراتي وهي حائض فرددتها على رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى طلقتهما وهي طاهر .

(الف) ترجمہ کریں نیز حالت حیض میں دی گئی طلاق کا حکم دلیل کے ساتھ تحریر کریں؟

لما طلسم ان ابا الصهباء قال لابن عباس العلم ان الثلاث كانت تجعل واحدة .

(ب) حدیث مذکور انفراد بعد کے موقف کے خلاف ہے ان کی طرف سے کیا جواب ہے؟

(ج) طلاق بدعت سے کیا مراد ہے اور اس کا حکم کیا ہے؟

السؤال الرابع: (الف) عدت کا حکم و حکمت بیان کرتے ہوئے عدت وقات، عدت طلاق اور منظر دیگر رقم کریں؟

لما ابو جعفر اختلف الناس في الاقراء فقال قوم هي الحيض و قال اخرون هي



الاطہار .

(ب) مذکورہ مسئلہ میں اختلاف اور شواہح کا اختلاف بیان کرتے ہوئے اختلاف کا موقف مع دلیل تحریر کریں؟

(ج) امام طحاوی کا نام لکھتے کریں؟

☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة السادسة: شرح معاني الآثار

السؤال الاول: عَنْ عُمَرَ وَبْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ حَضْرَةِ مَوْتٍ فَإِذَا عُلْفَةٌ بَيْنَ رِجْلَيْهِ  
يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَتَعْلَمُ  
لَكَ كُنُوزٌ ذَلِكَ لِأَنَّهُمْ لَمْ يَنْسَبْ رُكُوعًا وَآهَ هُوَ وَلَمْ يَدْعُ إِلَيْهِمْ مَسْجِدًا وَلَا أَصْحَابًا .

(الف) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

(ب) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کو وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت پر کیوں ترجیح حاصل ہے؟ حالانکہ دونوں صحابی ہیں۔

(ج) دفعہ دین کے مسئلہ کے بارے میں طحاوی ذکر کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن مرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت موت والی مسجد میں داخل ہوا، پس وہاں حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کے حوالے سے بیان کیا کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے رکوع کرنے سے پہلے اور رکوع کرنے کے بعد۔ راوی کہتے ہیں میں نے اس کا ذکر حضرت ابراہیم نخعی سے کیا تو اس پر وہ ناراض ہوئے اور فرمانے لگے کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں کرتے دیکھا ہے، تو پھر (اصل بات یہ ہے کہ) حضرت ابن مسعود اور ان کے ساتھیوں نے ایسا کیوں نہ دیکھا؟

(ب) حضرت ابن مسعود کی روایت کو ترجیح دینے کا سبب: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ اگرچہ دونوں صحابی ہیں اور حضرت علقمہ بن وائل کی روایت کی تردید یا سلب کی گئی ہے، کیونکہ حضرت ابن مسعود پہلے صحابی ہیں اور اس وجہ سے اور رسول اللہ صلی

مذہبِ مسلم کے احوال و افعال سے حضرت علقم بن وائل کی منہبہ زیادہ واقف تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ حضرت امین مسعود رضی اللہ عنہ منہبہ تہوں کے ساتھ رہیں تاکہ وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال سے اچھی طرح واقف رہیں اور انہیں یاد رکھ پا سکیں۔ اس سے ماوراء ترجیح دینے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ امام ابو جعفر طحاوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت امین مسعود رضی اللہ عنہ لوگوں میں سے ایک ہیں، جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی تھے، یہ وہ وہم حاصل کر لیں نماز کے دوران آپ کے افعال کا کہ آپ کیسے نماز ادا کرتے تھے تاکہ وہ لوگوں کو اس کی تعلیم دے سکیں، تو ان حضرت نے اس سے متعلق جو بات بیان کی وہ اس سے زیادہ مستند ہوگی کہ اس صحابی کی عقل سے جو دورانِ روزن طراوت سے زیادہ دور ہوتے تھے۔

(ج) رفع یدین اور نظر طحاوی: امام طحاوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا مقصود کسی بھی روایت سے ضعف کو نمایاں کرنا نہیں اور نہ ہی یہ میرا طریقہ ہے مگر صرف فریقِ مخالف کی زیادتی کو واضح و عیاں کرنا ہر عقیدہ ہے۔ پھر اگر فکر و نظر کے حوالے سے غور کریں تو اس بات پر سب کا متفق ہے کہ ہندو تکبیر میں رفع یدین پایا جاتا تھا۔ دونوں جہدوں کے درمیان جو تکبیر ہے، اس میں رفع یدین نہیں ہے مگر جہدو سے اٹھنے اور دوبارہ تکبیر میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض نے کہا: اس کا حکم صرف شرعاً دینی تکبیر جیسے ہے، جس وقت اس کے اندر ہاتھ بلند کیا کرتے ہیں یونہی ان کے اندر بھی ہاتھوں کو بلند کریں گے۔ بعض دوسروں نے کہا: ان کا حکم دونوں جہدوں کے درمیان تکبیر تو وہ حکم نہیں رکھتی، اس لیے کہ اگر فرضی طور پر مان لیں کہ نہ کو جہدو سے تو اس کی نماز قاسد نہ ہوگی جبکہ وہ دونوں نماز کے سنن سے تحقق رکھتے ہیں۔ چنانچہ جس وقت نماز کی سنتوں میں سے ہے، جس طرح اٹھنے کی تکبیر نماز کے ارکان سے تعلق نہیں رکھتی، اس لیے کہ ان میں سے کسی ایک کو ترک کر دے، تو نماز ٹوٹنے لگی نہیں۔ یہ دونوں تکبیریں نماز کی سنتوں سے تحقق رکھتی ہیں، تو نماز کی سنت کا جو حکم ہے، جس طرح کہ دونوں جہدوں کے مابین تکبیر کا حکم ہے، تو وہی حکم ان کا لگے۔ لہذا دونوں کے اندر رفع یدین نہیں ہوگا، اس بارے میں نظر و فکر کا یہی تقاضا ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ اسی بات کے قائل ہیں۔

ابو حنیفہ کی حیثیت کا بیان ہے کہ میں نے کسی بھی فقیر کو کبھی بھی تکبیر تحریر کے علاوہ رفع یدین کرتے نہ دیکھا۔

سوال الثانی: عَنْ عَلِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ الْوُثْرُ سَبْعًا وَخَمْسًا وَالثَّلَاثُ بَعْدَهَا  
لَكَرِهْتُ أَنْ أَجْعَلَ الْوُثْرَ لِلْعَالَمِ بِمَنْ هُنَّ حُرٌّ حَتَّى يَكُونَ لِلْبُهْنِ غَيْرُهُنَّ .  
نہایت کہ یہاں ذکر کا حکم عند الائمة الاربعہ بیان کریں؟  
بہا لکھا کہ اس وقت میں اختلاف ائمہ بیان کرتے ہوئے نظر طحاوی ذکر کریں؟

**جوابات: (الف) ترجمہ حدیث:**

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں کہ (آپ کے) وتر سات، پانچ اور تین رکعتیں تھیں۔ تین بہترین ہیں آپ یہ بات پسند نہیں کرتی تھیں کہ صرف تین رکعتیں وتر پڑھیں۔ ان سے پہلے کچھ بھی نوافل وغیرہ ادا نہ کیے جائیں۔

وتر کا حکم: حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک قول معتد کے مطابق وتر کی نماز واجب ہے جبکہ صاحبین کے نزدیک نماز وتر سنت مؤکدہ ہے اور دیگر ائمہ شوافع کا مسلک یہ ہے کہ نماز وتر مسنون ہے۔

**(ب) تعداد رکعات وتر میں اختلاف:**

نماز وتر کی ادائیگی میں کسی کا اختلاف نہیں لیکن اس کی رکعات میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ کسی کے نزدیک ایک رکعت اور کسی کے نزدیک تین رکعات وتر ہیں۔ آئیے آئمہ کے موقف کو جانتے ہیں۔  
امام ابو حنیفہ کا موقف: امام ابو حنیفہ کے نزدیک وتر تین رکعت ہیں اور ان میں ایک ہی سلام

ہے۔

دلیل: حنفیہ بن مسلم کہتے ہیں میں نے عبد اللہ بن عمر سے وتر کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: کیا تم دن کے وتر کو جانتے ہو؟ تو میں نے کہا وہ نماز مغرب ہے۔ انہوں نے کہا: تم نے سچ کہا یا تم نے اچھا جواب دیا: پھر آپ نے فرمایا: ہم مسجد میں تھے کہ ایک شخص کھڑا ہوا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر یا رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کی نماز دو، دو رکعت ہے، جب تمہیں صبح (صادق) ہو جانے کا خوف ہو تو ایک رکعت سے نماز کو وتر بنا دو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رات کے وتر کو دن کے یعنی مغرب کی نماز کی طرح قرار دیا تو واضح ہو گیا کہ وتر تین رکعات ہیں، ان میں سلام نہیں جیسا کہ مغرب کی نماز تین رکعات ہیں ان کے درمیان سلام نہیں۔ مذکورہ بالا حدیث بھی ہمارے موقف کی دلیل ہے۔

امام شافعی و مالک کا موقف: ان حضرات کے نزدیک وتر کی تین رکعات ہیں مگر ان میں سلام کے بارے میں تسلسل کیا جائے یعنی دو سلاموں کے ساتھ۔ اس میں ایک رکعت کا بھی احتمال پایا جاتا ہے۔

دلیل: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو دو رکعت ہیں، جب تمہیں صبح (صادق) ہو جانے کا خوف ہو تو ایک رکعت پڑھ کر اپنی نماز کو وتر بنا لو۔

حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے باپ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ دو رکعت اور وتر کو سلام سے علیحدہ کرتے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا



رہے تھے۔ قدر رکعات وتر اور نظر طحاوی امام محمدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا مطلق رکعت واحدہ آتی ہے  
طلب ہے کہ ایک رکعت اس طرح پڑھے کہ اس نے پہلے دو رکعات پڑھ لیں تاکہ یہ رکعت قطع میں نہ  
ہو رکعت سے پہلے پڑھی گئی دونوں رکعتوں کو حاق کر دے۔ ایک رکعت میکرہ نہ پڑھی جائے بلکہ دونوں  
نہیں کا حاق کر دے، گویا ایک رکعت میکرہ نہ پڑھی جائے بلکہ دونوں رکعتوں کے ساتھ پڑھ کر پڑھی جائے۔

سوال الثالث: عن ابن عمر رضی اللہ عنہما فان طلق امرئ و هو حائض لم یعد  
عفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی طلقها و هو طاهر۔

اسی ترجمہ کریں نیز حالت حیض میں دی گئی طلاق کا حکم دلیل کے ساتھ تحریر کریں؟

عمر طاؤس ان ابی الصبیاء قال لابن عباس اتعلم ان الطلاق کانت تجعل واحدا  
بہ لیس نہ گوارا بعد کے موقف کے خلاف ہے ان کی طرف سے کیا جواب ہے؟

یہ طلاق بہت سے کیا مراد ہے اور اس کا حکم کیا ہے؟

جواب: (الف) ترجمہ:

حالات ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں  
طلاق دی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مجھے واپس لوٹانے کا حکم صادر فرمایا، یہ سن کر  
میں نے اس حالت طہر میں طلاق دی۔

حالات حیض میں دی گئی طلاق کا حکم: صورت مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص حالت حیض میں اپنی  
بیوی کو طلاق دیتا ہے، تو وہ طلاق واقع ہو جائے گی، اور ایسا کرنا گناہ ہے۔ ہر چند کہ اجماع لوگوں کے یہاں  
ہے کہ جو نکاح بوجہ طلاق کے باوجود وقوع طلاق میں کسی بھی طرح کا کوئی شبہ یا شک نہیں ہے۔  
مگر یہ ہے کہ شوہر طلاق سے رجوع کرے۔

معرفت امام ابو نعیم طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر کسی فقہی مذہب کی حمایت یا مخالفت کے بغیر  
جانتا ہے کہ کیا یہ موقف اختیار کیا ہے کہ حالت حیض میں دی گئی طلاق واقع ہو جائے گی۔ انہوں نے  
ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واقعہ سے استدلال کیا ہے کہ انہوں نے حالت حیض میں اپنی بیوی کو  
طلاق دی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہونے پر رجوع کرنے کا حکم دیا، پھر رجوع کے بعد انہوں  
نے نکاح کی کاس وقت طلاق دی جب وہ حالت طہر میں تھی۔

یہ (ب) تین طلاقوں کے وقوع کے حوالے سے آخری بار بعد کا موقف:

کہ تین طلاقیں دینے سے ان کے وقوع یا عدم وقوع کے حوالے سے آخری بار بعد کا موقف

ہے کہ اس صورت میں تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔ چنانچہ امام احمد رضا خان کا طے رہی رسول اللہ تعالیٰ ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں ایک بار تین طلاق دینے سے نہ صرف نزدیکی بلکہ اجماع کے خلاف تین طلاقیں مختلف ہو جائیں ہیں۔ امام شافعی، امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ آئمہ متوہین سے کوئی امام اس اب میں اصرار اور عورت اس کے نکاح سے ایسی خارج ہوئی کہ اب بے طلاق ہرگز اس کے نکاح میں نہیں آتی۔ اگر کوئی رجوع کر لیا جائے بلا طلاق نکاح مجدد یا ہم کر لیا تو دونوں چھٹا کے حرام کاری ہوں گے اور ہر مہر مہر جاری کریں گے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

وَمَنْ نَكَحَ امْرَأَةً فَبَلَغَ فِيهَا طَلَقًا ثَلَاثًا فَهُوَ حُرٌّ بِهَا وَلَا يَحِلُّ لَهَا زَوْجٌ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَّا يَتَزَوَّجَهَا بِهَا بِمَهْرٍ أُخْرٍ

اس نے تقویٰ نہ کیا بلکہ خلاف خدا اور رسول تین طلاقیں لگا تار دینے کا مرتکب ہوا، اللہ عزوجل نے اس کے لیے مخرج نہ رکھا، اب طلاق کے سخت تار پانے سے اسے ہرگز مضرت نہیں، یہاں تک کہ آئمہ دین نے فرمایا۔ اگر قاضی شرع حاکم اسلام ایسے مسئلہ میں ایک طلاق پڑنے کا حکم دے تو وہ حکم اطل و مردود ہے۔ جمہور صحابہ، تابعین اور ان کے بعد والے مسلمانوں کے آئمہ کرام کا مسلک ہے، ایک لفظ تین طلاقیں تین ہوں گی۔ امام مجاہد سے سنن داؤد میں مروی ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا، تو ایک شخص آیا اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں، مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کچھ دیر خاموش رہے، تو میں نے خیال کیا کہ شاید ابن عباس سائل کو بیوی واپس کر دیں گے تو کچھ دیر بعد آپ نے فرمایا: تم میں سے بعض لوگ بیوی کی طلاق دیتے ہوئے مہارت سے کام لیتے ہیں۔ ابن عباس کہتے ہیں، تو یاد رکھو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے کوئی سبیل پیدا فرمادیتا ہے، جبکہ تو نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے اور تیری بیوی تم سے لاطلاق ہو چکی ہے۔

### (ج) طلاق بدعت اور اس کا حکم:

طلاق بدعت کی تین صورتیں ہیں:

- i- ایک ہی مجلس میں بیک وقت تین طلاقیں دینا خواہ ایک کلمہ سے ہوں یا متعدد کلمات سے تو یہ تینوں واقع ہو جائیں گی۔
- ii- حالت حیض میں ایک طلاق دینا، اس میں رجوع کرنا واجب ہے لیکن ایک طلاق واقع ہو جائے گی۔
- iii- جن ایام میں عورت سے صحبت کی ہو ان میں ایک طلاق دینا تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ مگر یاد



وہ ہے کہ طلاق بدعت دینے والا گناہ گار ہوتا ہے۔ (در مختار مع رد المحتار ج 4 ص 32)

السؤال الرابع: (الف) عدت کا حکم و حکمت بیان کرتے ہوئے عدت و قات، عدت طلاق اور عدت مفقودہ پر رقم کریں؟

لقال ابو جعفر الخفاف الناس في الاقراء لقال قوم هي الحيض و لقال اخرون هي الاطهار۔

(ب) مذکورہ مسئلہ میں احناف اور شوافع کا اختلاف بیان کرتے ہوئے احناف کا موقف مع دلیل تحریر کریں؟

(ج) امام محمدی کا نام تکبید کریں؟

جوابات: (الف) عدت کا حکم و حکمت:

عورت کے لیے عدت گزارنا واجب ہے، عدت گزارنے میں ایک حکمت یہ ہے کہ سترائے رحم ہو جائے، عدت کے ذریعے نکاح کا مقام دوسرا واضح ہو جاتا ہے اور نسب محفوظ رہے۔  
عدت و قات: اگر کسی عورت کا شوہر وفات پا جائے تو اس کی عدت چار ماہ و دس دن ہیں (قری مہینوں کے اعتبار سے)۔

عدت طلاق: اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور وہ غیر حاملہ ہو تو اس کی عدت تین حیض ہیں۔ اگر حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع محل ہے۔

عدت مفقودہ: اگر کسی عورت کا شوہر لاپتہ ہو جائے تو اس کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ اس کی واپسی کا انتظار کرے، لیکن اگر وہ دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے تو وہ قاضی کے پاس جا کر اپنا مسئلہ مع گواہان بیان کرے تو قاضی بیوی کو چار سال تک مزید انتظار کا حکم دے گا، اگر اس دوران بھی شوہر کا پتہ نہ ملے تو قاضی شوہر کو مردہ قرار دے گا تو وہ عورت چار ماہ و دس دن عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے، لیکن اگر ایک سال تک نکاح صحیح کا وقت ہو جائے یا نفقہ نہ ہو تو پھر عورت تین حیض عدت پوری کرے گی۔

(ب) مذکورہ مسئلہ کی وضاحت:

امام ابو جعفر فرماتے ہیں کہ لفظ "اقراء" میں اہل علم میں اختلاف پایا جاتا ہے، ایک گروہ کے نزدیک یہ "مہین" ہے اور دوسرے کہتے ہیں یہ "طہر" ہے۔ مذکورہ مسئلہ یعنی لفظ "اقراء" کے معنی میں امام ابو حنیفہ اور امام مالک کا اختلاف درج ذیل ہے:

احناف کا موقف: احناف کے نزدیک "قرودہ" سے مراد "حیض" ہے۔  
شوافع کا موقف: شوافع کے نزدیک "قرودہ" سے مراد "طہر" ہے۔

درجہ عالیہ برائے طالبات (سال دوم) 2024ء

(۳۵)

نورانی گائیڈ (حل شدہ پرچہ ہانت)

موقف اختلاف پر دلیل: آپ نے ایک مستفادہ عورت سے فرمایا: "تم اپنے اقراء کے ایام میں نماز ترک کر دو۔" اس حدیث مبارکہ میں "اقراء" سے مرعاً "خیض" مراد ہے۔ جو کہ نئی پاک کی زبان مقدس سے جاری ہوا اور یہی ہماری دلیل ہے۔

(ج) امام طحاوی کا اسم گرامی:

امام طحاوی کا پورا نام "الامام الحافظ ابو جعفر احمد بن محمد بن سلاہ بن عبد المالك بن مسلم بن سلیم بن خباب الازدی السمری الطحاوی خنی" ہے۔

☆☆☆